Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۹ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ ۱۰ امان ۱۳۵۶ ہش ۱۰ مارچ ۱۹۷۷ء	نمبر ۵۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کے ساتھ رُوحانی اور کامل تعلّق پیدا ہونے کا ذریعہ

تمام زندگی خُدا کی راہ میں وقف کر دینا اور دُعائے فاتحہ میں لگے رہنا

"خدا کے ساتھ رُوحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے اسلام اور دعائے فاتحہ ہے یعنی اوّل اپنی تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور پھر اس دعا میں لگے رہنا جو سُورہ فاتحہ میں مسلمانوں کو سکھلائی گئی ہے۔ تمام اسلام کا مغز دونوں چیزیں ہیں اسلام اور دعائے فاتحہ۔ دُنیا میں خدا تک پہنچنے اور یقینی نجات کا پانی پینے کے لئے یہی ایک اعلیٰ ذریعہ ہے بلکہ یہی ایک ذریعہ ہے جو قانونِ قدرت نے انسان کی اعلیٰ ترقی اور وصالِ الٰہی کے لئے مقرر کیا ہے۔ وہی خدا کو پاتے ہیں جو اسلام کے مفہوم کی رُوحانی آگ میں داخل ہوں اور دعائے فاتحہ میں لگے رہیں۔ اسلام کیا چیز ہے؟ وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارا مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ ایسے چشمہ میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں اور ہماری تمام رُوحانی قوتیں خدا سے یوں پیوند پکڑتی ہیں جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے۔ بجلی کی آگ کی طرح ایک آگ ہمارے اندر سے نکلتی ہے اور ایک آگ اُوپر سے ہم پر اُترتی ہے۔ اِن دونوں شعلوں کے ملنے سے ہماری تمام ہوا و ہوس اور غیر اللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے اور ہم اپنی زندگی سے مَر جاتے ہیں۔ اس حالت کا نام قرآن شریف کی رُو سے اسلام ہے۔ اسلام سے ہمارے نفسانی جذبات کو موت آتی ہے اور پھر دعا سے ہم ازسرِنو زندہ ہوتے ہیں۔ اس دوسری زندگی کے لئے الہامِ الٰہی ہونا ضروری ہے اسی مرتبہ پر پہنچنے کا نام لقائے الٰہی ہے یعنی خدا کا دیدار اور خدا کا درشن ہے۔ اِس درجہ پر پہنچ کر انسان کو خدا سے وہ اتصال ہوتا ہے کہ گویا وہ اس کو آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس کو قوت دی جاتی ہے اور اس کے تمام حواس اور تمام اندرونی قوتیں روشن ہو جاتی ہیں اور پاک زندگی کی کشش بڑے زور سے شروع ہو جاتی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۹، صفحہ ۱۳۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

مکرم حافظ مبین الحق صاحب شمس لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ باوجود علاج معالجہ کے کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ کمزوری اتنی ہے کہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر کئی پریشانیوں میں بھی مبتلا ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں کو دُور کرے۔

(شمس الدین دار العلوم شرقی ربوہ)

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہے اور حالت قابلِ تشویش ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور دردِ دل کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مقدس وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

جماعتِ احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلسِ مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعتِ احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالےٰ یکم، ۲، ۳ اپریل ۱۹۷۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو گی۔

نمائندگان کا انتخاب جماعت کے عام اجلاس میں ہو گا۔ منتخب نمائندگان کے اسماء گرامی بغرض منظوری ۱۵ امان ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۷۷ء تک سیکرٹری مجلس مشاورت کو پہنچ جانے چاہئیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

پبلشر: مسعود احمد دہلوی، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ امان ۱۳۵۶ھش
۱۰ مارچ ۱۹۷۷ء

ازدیادِ ایمان کا سب سے مؤثر ذریعہ

انسان کی سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہوتا ہے۔ جو لوگ اپنی اس سب سے قیمتی متاع کی حفاظت کرتے ہیں خدا تعالیٰ اُن کے اِس فعل سے خوش ہو کر از خود اُن کی اِس قیمتی متاع کو بڑھاتا رہتا ہے اور اِس طرح وہ ایمان میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے ایمان میں ترقی کا ذریعہ وہ نشان ہوتے ہیں جنہیں وہ اپنی معیّت اور تائید و نصرت کے ثبوت کے طور پر ظاہر فرماتا ہے۔

مثال کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی سورۃ نازل ہوتی تھی تو یہ امر صحابہ کرامؓ کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ثابت ہوئے بغیر نہ رہتا تھا۔ اِس امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○

(التوبہ آیت ۱۲۴)

ترجمہ:۔ سو (یاد رکھو) جو لوگ مومن ہیں اُن کے ایمان کو (اِس امر نے) بڑھایا ہے اور وہ (اِس ازدیادِ ایمان پر) خوش ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سُنّت ہے کہ وہ مومنوں کے ایمان کو بڑھانے اور انہیں خوشی پہنچانے کے سامان کرتا رہتا ہے۔ مومن خود نشان کے طالب نہیں ہوتے بلکہ وہ ہمیشہ ہی رضا بالقضاء کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں۔ البتہ خدا تعالیٰ جو ارحم الراحمین ہے ان کو کبھی بے نشان نہیں رہنے دیتا۔ وہ جب دیکھتا ہے کہ اُس کے بندے اُس کی قضاء پر راضی ہیں اور صبر و ثبات کی راہ پر گامزن رہتے ہوئے اُس کے فضل کے امیدوار ہیں تو وہ اُن کے ایمانوں کو بڑھانے اور ترقی دینے کے لئے اپنے نشان ضرور ظاہر فرماتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی اِس قدیم سنت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ہماری جماعت کا ایمان کمزور رہے۔ مہمان اگر نہ بھی چاہے تو بھی میزبان کا فرض ہے کہ اس کے آگے کھانا رکھ دے۔ اِسی طرح پر اگر یہ نشانوں کی ضرورت کوئی بھی نہ سمجھے تب بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے ایمان کو بڑھانے کے لئے نشانات ظاہر کر رہا ہے۔

(اِس کے ساتھ ہی) یہ بھی سچّی بات ہے کہ جو لوگ اپنے ایمان کو نشانوں کے ساتھ مشروط کرتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ حضرت مسیحؑ کے شاگردوں نے مائدہ کا نشان مانگا تو یہی جواب ملا کہ اگر اس کے بعد کسی نے انکار کیا تو ایسا عذاب ملیگا جس کی نظیر نہ ہو گی۔ پس طالب کا ادب یہی ہے کہ زیادہ سوال نہ کرے اور نشان طلب کرنے پر زور نہ دے۔ جو اِس آداب کے طریق کو ملحوظ رکھتے ہیں خدا ان کو کبھی بے نشان نہیں چھوڑتا اور ان کو یقین سے بھر دیتا ہے۔

صحابہؓ کی حالت کو دیکھو کہ انہوں نے نشان نہیں مانگے۔ مگر کیا خدا نے ان کو بے نشان چھوڑا؟ ہرگز نہیں۔ تکالیف پر تکالیف اُٹھائیں، جانیں دیں، اعداء نے عورتوں تک کو خطرناک تکلیفوں سے ہلاک کیا مگر نصرت ہنوز نمودار نہ ہوئی۔ آخر خدا کے وعدہ کی گھڑی آگئی اور اُن کو کامیاب کر دیا۔ ... یہ سچّی بات ہے کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر وہ پہلے ہی دن سارے نشان ظاہر کر دے تو پھر ایمان کا کوئی ثواب اور نتیجہ ہی نہ ہو۔

عرفان آکر (بلاشبہ) یقین سے بھر دیتا ہے مگر اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ اِن ساری ترقیوں کی جڑ ایمان ہی ہے۔ اِسی کے ذریعہ سے انسان بڑی بڑی منزلیں طے کرتا اور سیر کرتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۵۶)

الغرض نشاناتِ الٰہیہ ازدیادِ ایمان کا سب سے مؤثر ذریعہ ہیں۔ خدا تعالیٰ مومنوں کے صبر و ثبات اور استقامت سے خوش ہو کر از خود نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ ان نشانات کے ظہور پر مومنوں کا ایمان بڑھتا ہے اور اس ازدیادِ ایمان سے انہیں خوشی حاصل ہوتی ہے حقیقی اور لازوال خوشی!

بروفات

حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر جماعتِ قادیان نوراللہ مرقدہٗ

ہو گئے منجملۂ اہلِ غفران، حضرتِ مولوی عبدالرحمنؓ
ہو گئے خلد میں فردوس مکان، حضرتِ مولوی عبدالرحمنؓ

نصرتِ ملّت بیضا تھا اصول، خدمتِ خلقِ خدا تھا معمول
زندگی کر گئے دیں پر قربان، حضرتِ مولوی عبدالرحمنؓ

نشۂ عشق میں تھے مستِ الست، پی گئے جامِ لقا دست بدست
عارفِ کیف و سرور و وجدان، حضرتِ مولوی عبدالرحمنؓ

قاضیٔ شہرِ مسیحِ موعودؑ، حاملِ پایۂ تختِ محمودؓ
ماہرِ علمِ حدیث و قرآن، حضرتِ مولوی عبدالرحمنؓ

دل کا آئینہ تھا صاف و شفاف، ایک انساں تھے فرشتہ اوصاف
اک فرشتہ تھے بشکلِ انسان، حضرتِ مولوی عبدالرحمنؓ

صاحبِ عزم و وقارِ کدعہ، زینتِ لیل و نہارِ کدعہ
احمدیّت کی صداقت کا نشان، حضرتِ مولوی عبدالرحمنؓ

ناظمِ نظم، امیرِ کدعہ، رونقِ بزم، شہیرِ کدعہ
نقطۂ مرکزِ علم و عرفان، حضرتِ مولوی عبدالرحمنؓ

دیش میں کرتے رہے جو اپدیش، کدعہ میں رہ گئے بنکر درویش
کر کے اللہ سے عہد و پیمان، حضرتِ مولوی عبدالرحمنؓ

چل گئی اُف ملک الموت کی سیف، دے گئے داغِ جدائی صد حیف
صاحبِ رتبۂ عالی، ذی شان، حضرتِ مولوی عبدالرحمنؓ

عالمِ دیں، علماء کے اُستاد، ہو گئے خلدِ بریں میں آباد
رکھتے ہیں مشغلۂ سیرِ جنان، حضرتِ مولوی عبدالرحمنؓ

جیسے صحرا میں ہو ذرّہ مدغم، ہو گیا بحر میں قطرہ مدغم
ہو گئے یارِ نہاں میں پنہان، حضرتِ مولوی عبدالرحمنؓ

مکتبِ علم نہ کیوں ہو مغموم، بجھ گئی شمعِ شبستانِ علوم
اُٹھ گیا ایک منیرّ انسان، حضرتِ مولوی عبدالرحمنؓ

وصلِ مولا کے لئے تھے بیتاب، اُڑ گئے صورتِ روحِ سیماب
اُڑ گئے صورتِ بوئے ریحان، حضرتِ مولوی عبدالرحمنؓ

کیوں نہ ہو قیس طبیعت غمگین، جبکہ ہے ساری جماعت غمگین
کر گئے پیدا وہ غم کا ہیجان، حضرتِ مولوی عبدالرحمنؓ

(غمگین قیس مینائی نجیب آبادی۔ کاشف لاج ۶۲۷/۱۸ سمن آباد کراچی ۳۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد سیالکوٹ شہر

(۲)

عشق و محبت کا ایک یہ بھی تقاضا ہے کہ ایک عاشق صادق ان گلی کوچوں سے محبت کرتا ہے جن میں اس کا معشوق چلتا پھرتا ہے۔ اس کو ان دیواروں سے عشق ہوتا ہے جن کے اندر اس کا محبوب رہ رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ وہ سچی محبت کا تقاضا ہے جس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب آقائے نامدار حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو مجبوراً مکہ سے ہجرت کرنی پڑی تو آپؐ نے بصد حسرت و افسوس مکہ پر آخری نظر ڈالی اور فرمایا:-

"اے مکہ کی بستی! تو مجھے سب جگہوں سے زیادہ پیاری۔ مگر تیرے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے"۔ اور آپ کے اس جذبہ کی تو خود خدا تعالیٰ نے گواہی دی ہے کہ آپ دل و جان سے چاہتے تھے۔ کہ قبلہ ابراہیمی کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں

پس ماننا پڑے گا کہ عشق و محبت کا یہ اہم تقاضا ہے کہ عاشق ان گلی کوچوں اور دیواروں سے محبت کرتا ہے جن میں اس کا معشوق رہتا اور چلتا پھرتا ہے

آئیے اب میں بتاؤں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے محبوب کے گلی کوچوں اور گھر کی دیواروں سے کس قدر محبت تھی۔ ۱۹۱۳ء کا واقعہ ہے کہ محترم حضرت خانصاحب فرزند علی صاحب مرحوم حج کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جاتے ہیں حضور ان کو جو تحریری ہدایات دیتے ہیں۔ ان میں تحریر فرماتے ہیں:-

"میرے سردار و آقا کے نماز پڑھنے کے مقام پر۔ ان گلی کوچوں میں جن میں وہ چلتا تھا۔ اس مکان کے ارد گرد طواف کر کے جو ابراہیم نے بنایا تھا۔ اس میدان میں جو اس نے قبولیت دعا کے لئے پسند فرمایا۔ مزدلفہ میں مقام ابراہیم کے پاس میرے لئے دعا کریں۔ میری دعاؤں کو تو وہ یہیں سے سنتا ہے۔ میری فریاد کو یہیں پہنچتا ہے مگر ایک آرزو ہے ایک عشق ہے جو تمنا کرتا ہے کہ محبوب کے سوا اور اس کے جائے رہائش میں بھی کچھ عرض کروں"۔

(الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۶۰ء)

غور فرمائیے! کیا یہ تحریر پکار پکار کر نہیں کہہ رہی۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے محبوب مقتدا آنحضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر شدید محبت تھی کہ آپ یہ دیکھتے جانتے اور ایمان رکھتے ہوئے بھی کہ آپ کا خالق و مالک خدا آپ کی یہاں بھی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے پھر دل میں یہ تڑپ رکھتے ہیں۔ کہ آپ اپنی دعائیں دربار خداوندی میں ان مقامات سے پیش کریں۔ جن میں اس کا آقا چلتا پھرتا اور اٹھتا بیٹھتا تھا کیا اب بھی انکے عاشق رسول ہونے میں کوئی شک ہے؟

مکہ معظمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش گاہ ہے۔ یہیں وہ کعبۃ اللہ ہے۔ جو مثابۃ للناس ہے اور جس کا لاکھوں بندگان خدا ہر سال طواف کرتے ہیں اور اپنی محبت و عقیدت کا والہانہ نذرانہ پیش کرتے ہیں اسی مکہ معظمہ اور کعبۃ اللہ کے متعلق حضور اپنی قلبی واردات کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقام پاک کو
جس جگہ اتری میرے مولیٰ! تیری ام الکتاب

چنانچہ آخر وہ وقت آیا۔ جب آپ کی یہ دعائیں قبول ہوئیں اور قدرت کی خواہش بر آئی۔ تو آپ نے اپنے محبوب آقا کی ان مقدس جلوہ گاہوں کو دیکھنے کے لئے رخت سفر باندھا اور کشش دیدار کو بجھایا

حضور فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور عنایت ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اپنے پاک اور مقدس مقام کی زیارت کا موقعہ دیا— کل جب مکہ کی طرف اونٹ آ رہے تھے۔ دل کی عجیب کیفیت تھی کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ محبت کا ایک جوش دل میں پیدا ہو رہا تھا۔ اور جوں جوں قریب آتے تھے۔ دل کا شوق بڑھتا جاتا تھا"۔

پھر فرماتے ہیں:-

"جدہ سے مکہ تک کا سفر نہایت کٹھن ہے اور میر صاحب تو بیمار ہو گئے اور مجھے بھی سخت تکلیف ہوئی اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ ہل گئے۔ لیکن بڑی نعمتیں بڑی قربانی چاہتی ہیں اس بڑی نعمت کے لئے یہ تکلیف کیا چیز ہے"۔

"مدینہ کا راستہ اور بھی طویل اور کٹھن ہے۔ لیکن چند دن کی تکلیف ان پاک مقامات کے دیکھنے کے لئے جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی نے اپنی بعثت نبوت کا ایک زمانہ گزارا کیا چیز ہے؟ میرا دل تو اللہ تعالیٰ کے اسی احسان پر قربان ہو جاتا ہے کہ وہ کس حکمت کے ساتھ مجھے اس جگہ لے آیا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء"

(سوانح فضل عمر ۲۳۹)

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت و عقیدت ان ارشادات سے عیاں ہے۔ آئیے! اب مکہ معظمہ سے حضور کی محبت کا ایک خاص ایمان پرور پہلو بھی آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ خدارا اس کو دیکھیے! اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کیجیے کہ اس میں عشق و محبت کی کتنی حسین دنیائیں آباد ہیں۔

حضور فرماتے ہیں:-

"مجھے افریقہ میں تبلیغ اسلام کی ابتدائی تحریک درحقیقت اس وجہ سے ہوئی کہ میں نے ایک دفعہ ایک حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ جب میں نے یہ حدیث پڑھی اسی وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقہ کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ یہ انذاری خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے۔ اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے ..... کوئی وجہ نہیں کہ اگر افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنا دیا جائے تو وہ خطرہ جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے نہ ٹل سکے چنانچہ میرے دل میں بڑے زور سے تحریک پیدا ہوئی کہ افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنانا چاہیے۔ اس بناء پر افریقہ میں احمدیہ مشن قائم کئے گئے ..... میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کے فضلوں کی امید میں چاہا کہ پیشتر اس کے وہ شخص پیدا ہو جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے ہم افریقہ کو مسلمان بنا لیں اور بجائے اس کے کہ افریقہ کا کوئی شخص مکہ مکرمہ کے گرانے کا موجب بنے وہ لوگ اس کی عظمت کو قائم کرنے اور اس کی شہرت کو بڑھانے کا موجب بن جائیں"۔

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء)

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

ہر ماہ باقاعدہ اور بروقت رپورٹ کارگذاری مرکز بھجوانا قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ تبلیغ / فروری کی رپورٹ کارگذاری جلد ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز باجماعت کی اہمیت

مکرم مولوی فضل الرحمٰن صاحب بسمل ربوہ

نماز کی فرضیت اور اہمیت تو ہر احمدی کو مسلم ہے۔ یہ امر واضح ہے کہ ہمارے دین میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بعد جس قدر تاکید نماز کے متعلق ہے اتنی کسی اور امر کے لئے نہیں۔ قرآن مجید میں متعدد مرتبہ نماز کی تاکید آئی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہی نماز کے لئے فرمان خداوندی جاری ہو گیا تھا۔ مسلمان کا امتیازی نشان ہی نماز ہے۔ قرآن مجید کی ابتدائی آیات میں فرمایا "یقیمون الصلوٰۃ" مومن نماز کو قائم کرتے ہیں۔ اور حدیث شریف ہے من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر یعنی نماز کا تارک مسلمان ہی نہیں۔ کسی بزرگ شاعر نے کہا ہے سہ

روز محشر کہ جاں گداز بود
اولیں پرسشِ نماز بود

(قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے متعلق پوچھا جائے گا)

نماز افضل ترین عمل ہے۔ یہ دین کا ستون ہے۔ مومن کی معراج ہے یہ بدنی عبادتوں میں ایمان و توحید کی عظیم عملی مظہر ہے۔ نماز کی ذاتی خوبی یہ ہے کہ بدی سے روکتی ہے۔ سورہ عنکبوت میں ہے "ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر"۔

نماز اللہ تعالےٰ کی تسبیح تحمید و تعظیم کے ایسے مضامین پر مشتمل ہے کہ ایک سنگدل انسان بھی نرم دل ہو جاتا ہے۔ اس میں ایسی دعائیں رکھی گئی ہیں۔ جو انسانی فکر کو بہت بلند کر دیتی ہے۔ جذبات کو ابھارتی ہے اور اللہ تعالےٰ کی محبت کی آگ بھڑکا دیتی ہے۔ اور روحانی حصہ نماز کا یہی ہے۔

اس کی غرض انسانی نفس میں استعداد پیدا کرتا ہے۔ جس کی مدد سے وہ مادی دنیا سے اُڑ کر روحانی عالم میں پہنچ جائے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے استعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ یعنی صبر اور دعا سے اللہ تعالےٰ کی مدد طلب کرو۔ دعا سے عمل اور کوشش کرنے کی بھی توفیق ملتی ہے۔ ایک مومن کا تو اوڑھنا بچھونا نماز اور دعا ہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں نماز اصل میں ۔۔۔۔۔ رب العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان پا سکتا ہے۔ جب خدا تعالےٰ اس پر فضل کرے گا۔ اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے نماز دل میں لذت اور ذوق آنے لگے گا۔ جس طرح لذیذ غذائیں کھانے سے مزا آتا ہے۔

ہمارا تجربہ ہے کہ خدا کے قریب جانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں۔ نماز کے اجزائے ترکیبی اپنے اندر ادب اور انکساری کا اظہار رکھتے ہیں۔ نیت کر کے جب انسان تکبیر اولیٰ کے لئے کانوں کو چھوتا ہے تو گویا ظاہر کرتا ہے کہ دنیا کے سب کاموں سے علیحدہ ہو کر بندہ اپنے آپ کی طرف متوجہ ہو گیا ہے۔

قیام میں نماز کا دست بستہ جیسے ایک غلام بادشاہ کے سامنے رکوع میں عاجزی کی حالت کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ اور سجدہ بندگی کی اچھی سے اچھی صورت ہے۔

نماز کے بے شمار فائدے ہیں یہ خالق اور مخلوق کے درمیان بنیادی وسیلہ کا کام دیتی ہے

فرض نماز حتی الوسع مسجد میں با جماعت ادا کرنی چاہیئے۔ وارکعوا مع الراکعین کا یہی مطلب ہے۔ نماز با جماعت میں تنظیم ہے۔ یہ ایک امام کی اقتداء میں پڑھی جاتی ہے۔ کوئی شخص امام سے پہلے رکوع یا سجدہ نہیں کر سکتا۔ اس سے اطاعت امیر اور نظم و ضبط کی تربیت ملتی ہے۔ مساوات کا سبق حاصل ہوتا ہے سہ

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

مسجد اسلام میں ایک عظیم دینی شعار کی حیثیت رکھتی ہے۔ مسجد تعلیمی اور ثقافتی مرکز ہے۔ مومن کا دل مسجد کے لئے بے پناہ محبت کے جذبات رکھتا ہے۔ نماز با جماعت ادا کرنے کی اسلام میں بے حد تاکید ہے ایک دفعہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو لوگ مسجد میں آ کر شامل جماعت نہیں ہوتے جی چاہتا ہے کہ ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ غور کا مقام، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رحیم کریم ہونے کے باوجود ایسے الفاظ زبان پر لانا مسجد میں نماز با جماعت کی اہمیت کو واضح کرتا ہے

تربیت اولاد کے لئے بچوں کے لئے بچوں کو جب وہ آٹھ دس سال کے ہو جائیں نماز کے لئے مسجد میں لانا ضروری ہے۔ نماز برائیوں سے روکنے میں تریاق کی حیثیت رکھتی ہے چھوٹی عمر میں بچوں کے دل شفاف آئینے کی طرح ہوتے ہیں۔ جس میں میل اور گرد و غبار کی آلائش نہیں ہوتی۔ بچوں کو نماز کی عادت ہو جائے تو یہ مستقل اور دائم رہتی ہے الا ماشاء اللہ مسجد میں نیک بندوں کی مصاحبت حاصل ہوتی ہے جو نفس کو صیقل کرنے میں تریاق کا حکم رکھتی ہے۔ صحبت صالحین کے اثر سے بچے جھوٹ وغیرہ بد عادات سے محفوظ رہیں گے ان کی غلطیاں ساتھ ساتھ درست ہوتی جائیں گی۔ تزکیہ ہوگا۔ اور وہ ہمیشہ صراط مستقیم پر چلیں گے۔ ورنہ بھٹک جانے کا خطرہ ہے۔ اولاد کی تربیت ہماری ذمہ داری ہے ورنہ قیامت کے دن ہم سے پرسش ہوگی۔ استغفراللہ

سنتیں اور نوافل انسان گھر پر بھی پڑھ سکتا ہے۔ نوافل قرب الٰہی کے حصول میں ممد ہوتے ہیں۔

تہجد کے نوافل زبر فہرست ہیں اشراق اور ضحیٰ کے نوافل بھی برکت کا ذریعہ ہیں۔ ایک نماز تسبیح کہلاتی ہے اس میں بڑے فیوض ہیں۔ چار رکعتوں میں تین سو مرتبہ سبحان اللہ۔ الحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا ہوتا ہے۔ یعنی پندرہ دفعہ قیام میں دس مرتبہ رکوع میں دس مرتبہ سیدھے کھڑے ہو کر۔ دس مرتبہ سجدہ میں دس مرتبہ مابین۔ پھر دس مرتبہ دوسرا سجدہ اور دس مرتبہ جلسہ کی حالت میں۔ ایک رکعت میں پچھتر ہوئے

وما توفیقی الا باللہ رب العلمین۔

جلسہ یوم مصلح موعود

مورخہ ۲۰ فروری بروز اتوار نماز مغرب اور عشاء کے درمیان مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں قائمقام امیر جماعت جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا جس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بے مثال شخصیت کارناموں اور پیشگوئی کے پس منظر اور پیش منظر پر بڑے اچھے انداز میں روشنی ڈالی گئی۔

تلاوت اور نظم کے بعد مکرم بابو احمد الدین صاحب نے پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے مکرم بابو عبدالرحمٰن صاحب خاکسار حکیم عبدالحمید مکرم مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ اور مکرم قائم مقام امیر صاحب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے گلہائے عقیدت پیش کئے۔

یہ پروگرام ایک گھنٹہ جاری رہا اور نہایت کامیاب رہا۔ انصار خدام اور اطفال نے اس مبارک جلسہ میں شامل ہو کر نئی معلومات سے اپنے علم اور عقیدت میں اضافہ کیا۔

اللہ تعالےٰ ہمیں سلسلہ کی سچی خدمت کی توفیق بخشتے رہیں۔ آمین۔

(حکیم عبدالحمید سیکرٹری اصلاح و ارشاد گوجرانوالہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ محترمہ رسول بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا بہت بیمار ہیں اور کمزوری بہت بڑھ گئی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست اللہ تعالےٰ صحت دے۔ (غلام محی الدین والد صدر جماعت چک ۹۸ شمالی سرگودھا)

۲۔ خاکسار کا سب سے چھوٹا لڑکا رانا عطاء النور صاحب چند دنوں سے بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جلد سے جلد شفا دے۔

۳۔ مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب بیڈن روڈ لاہور کی اہلیہ صاحبہ تاحال بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالےٰ جلد سے جلد ان کو شفا دے۔ آمین۔ (رانا مبارک احمد بہاولپور)

۴۔ ہمارے پھوپھی زاد بھائی مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب S.D.O. رجانہ شور و حیدرآباد جو کہ گذشتہ دو سال سے تنزانیہ گئے تھے واپس تشریف لا رہے ہیں۔ ان کی بخیریت واپس آنے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبدالحمید جاوید ٹنڈو غلام علی سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست ۲

تعمیر سرائے خدمت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وعدوں کی سو فیصد ادائیگی کرنے والے احباب

مجلس خدام الاحمدیہ کی سرائے خدمت کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل احباب نے اپنے وعدہ جات سو فیصد ادا کر دیئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء دعا کی غرض سے ان کے نام شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور دین و دنیا میں اپنی نعمتوں سے نوازے۔ آمین

پہلی فہرست ۲۳ اگست ۱۹۷۶ء کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ بمعہ جگہ و ضلع	رقم وصول شدہ
۱	مکرم ملک طاہر احمد صاحب شیخوپورہ	۵۰۰/-
۲	" شیخ نذیر احمد صاحب مکندپوری اوکاڑہ شہر ضلع ساہیوال	۵۰۰/-
۳	" چوہدری افتخار احمد صاحب لائلپور	۵۲۰/-
۴	" جاوید احمد صاحب سوسائٹی کراچی	۱۰۰۰/-
۵	" شیخ ضیاء اللہ صاحب " "	۵۰۰/-
۶	" عبدالباری صاحب قیوم ڈرگ روڈ "	۶۰۰/-
۷	" ملک سلطان احمد رشید احمد خان صاحب کوٹ فتح خان ضلع کیمبل پور	۵۰۰/-
۸	" مجید احمد صاحب اوکاڑہ کینٹ	۵۰۰/-
۹	" ولایت خان صاحب صدر جماعت احمدیہ مرالہ ضلع گجرات	۵۰۰/-
۱۰	مجلس خدام الاحمدیہ پشاور شہر	۱۱۰۰/-
۱۱	مکرم رانا احمد خان صاحب بہاولنگر	۵۰۰/-
۱۲	" عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ لاہور	۵۲۰/-
۱۳	مجلس خدام الاحمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور	۵۰۰/-
۱۴	مکرم ظفر اللہ خان صاحب صدر کراچی	۵۰۰/-
۱۵	" ڈاکٹر منیر احمد صاحب پبی ضلع پشاور	۵۰۰/-
۱۶	" عبدالمجید صاحب درویش گوجرانوالہ	۵۰۰/-
۱۷	محترمہ والدہ صاحبہ مکرم ناصر محمود صاحب سیالکوٹ	۵۰۰/-
۱۸	مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی گڈو بیراج	۵۰۰/-
۱۹	" چوہدری منیر احمد صاحب محمود آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر	۵۰۰/-
۲۰	" " " " کنری	۵۰۰/-
۲۱	" امان اللہ صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب کنری " "	۵۰۰/-
۲۲	" چوہدری عبدالکریم صاحب میرپور خاص " "	۵۰۰/-
۲۳	مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد شہر	۵۰۰/-

(باقی)

شعبۂ تربیت۔ اطفال

ہر مجلس اس ماہ ایک "یوم تربیت" منعقد کرے جس میں اطفال کی اخلاقی اور دینی حالت کا جائزہ لیا جائے نیز مندرجہ ذیل مواضیع پر تقاریر کروائی جائیں:۔

(۱) تربیت اولاد (۲) نماز کی اہمیت

کارگزاری کی مکمل رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے۔ جزاکم اللہ خیراً (سیکرٹری تربیت)

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

قائدین مجالس، ناظمین، مربیان اطفال مطلع رہیں کہ امسال اطفال کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۷ اور ۲۹ مئی بروز جمعہ، اتوار منعقد ہوں گے انشاء اللہ العزیز۔ تمام اطفال کو کورس کے مطابق امتحان کی پوری طرح تیاری کروائی جائے۔ (مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات سال ۱۹۷۷ء امسال ۲۰ مئی اور ۲۲ مئی کو ہوں گے۔ قائدین کرام خدام کو امتحانات کی تیاری کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

پی۔ اے۔ ایف کالج سرگودھا میں داخلہ

(بحوالہ "نوائے وقت" ۷۷-۳-۳)

اگر ۷۷-۶-۲۲ کو آپ کی عمر ۱۵-۱۸ سال کے درمیان ہو۔ میٹرک فرسٹ ڈویژن (فزکس، ہائی جین، فزیولوجی) یا میٹرک فرسٹ/سیکنڈ ڈویژن (فزکس، کیمسٹری، الیکٹو ریاضی) یا میٹرک فرسٹ ڈویژن (آرٹس) کم از کم ۷۰٪ نمبر مجموعی طور پر ہوں تو پی۔ اے۔ ایف کالج سرگودھا میں داخل ہوں۔

مزید معلومات و کوائف مذکورہ بالا اخبار "نوائے وقت" اور پی۔ اے۔ ایف انفارمیشن اور سیلکشن سنٹرز لاہور۔ لائلپور۔ ملتان۔ سکھر۔ حیدرآباد۔ بہاولپور۔ کوئٹہ۔ کراچی۔ پشاور۔ راولپنڈی سے حاصل کریں۔

انٹرویو روزانہ صبح ۸ بجے۔ آخری تاریخ انٹرویو ۲۰ مئی ۱۹۷۷ء۔

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

خاکسار کے حقیقی چچا مکرم چوہدری اللہ رکھا صاحب ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۸/۲۹ جنوری ۱۹۷۷ء رات کے بارہ بجکر چالیس منٹ پر اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝

مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار اور موصی تھے اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے آخر دم تک ہوش و حواس میں رہے اور جمعہ کے دن آخری لمحات میں بھی نماز جمعہ کی ادائیگی کی خواہش کرتے رہے اور چند گھنٹے موت سے پہلے گھر والوں کو تلقین کی کہ کثرت سے قرآن مجید مجھے سناؤ۔ چنانچہ قرآن مجید سنتے ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصی ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لیجایا گیا جہاں دوسرے دن بعد نماز ظہر ازراہِ شفقت مرحوم کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ بعد میں بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری محمد ابراہیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر)

ضروری تصحیح

دفتر دارالقضاء کی طرف سے مورخہ ۱۰-۲-۷۷ کو جو اعلان عبدالمجید صاحب کی طرف سے شائع ہوا تھا اس میں پلاٹ ۹/۵ واقع محلہ دارالبرکات کی بجائے پلاٹ ۱۳/۵ محلہ دارالبرکات ربوہ تصور کیا جائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

شفتل اور برسیم سے ہونے والے

اپھارہ

سے جانور منٹوں میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس مہلک اپھارہ اور دیگر امراض سے جانوروں کی حفاظت کا رسالہ ۱۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ فون ۱۶۷/۶۰

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ

۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ فون ۱۶۷/۶۰

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس ۵ ر تا ۲۸ ر اپریل ربوہ میں ہو رہی ہے۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی لازمی ہے (مہتمم تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل قادیان کی رحلت پر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی قرارِ تعزیت

مجلس تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت ہائے احمدیہ بھارت و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی اچانک وفات پر اظہارِ افسوس کے لئے منعقد ہوا ہے۔

حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے صحابہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ نے ساری زندگی جماعت اور احباب کی خدمت میں گزار کر ہمارے لئے عظیم نمونہ چھوڑا ہے۔ آپ نے استاد مدرسہ احمدیہ، ناظم دارالقضاء، جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن و سیکرٹری بہشتی مقبرہ کی حیثیت سے تقسیم برِ صغیر سے قبل جس رنگ میں خدمات سرانجام دیں انہیں بھلایا نہیں جا سکتا۔ تقسیمِ ملک کے پُر آشوب دور اور اس کے بعد بحیثیت امیر و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان آپ نے جس ہمّت، استقامت اور خوش دلی سے سلسلہ کے لئے قربانیاں دی ہیں وہ آپ کا حصّہ تھیں۔ آپ بہت شفیق و ہمدرد خادمِ خلق اور معمور الاوقات بزرگ تھے اور انہی اوصاف کے سبب سب آپکو محبّت اور عزّت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ بحیثیت استاد و ہیڈ ماسٹر آپ نے اپنے استادوں اور رفقائے کار کے دلوں میں خاص مقام پیدا کیا تھا۔ آپ ہر وقت لوگوں کے کام کرتے اور ان کے مسائل حل کرتے نظر آتے تھے۔ قادیان اور نواح کی ہندو و سکھ آبادی میں بھی آپ بہت وقیع مقام رکھتے تھے اور اِسی بناء پر وہ ہمیشہ میونسپل کمیٹی کے ممبر رہے بلکہ اکثر معاملات و تنازعات میں حضرت مولانا کو حَکم بنایا جاتا تھا۔ الغرض مولانا مرحوم نے تقویٰ، دیانت اور خدمتِ خلق کے ساتھ فعال زندگی گزار دی اور ایسے حال میں وہ مولا کے حضور پیش ہوئے کہ ہزاروں لاکھوں انسان آپ کے لئے اشکبار اور دعاگو ہیں کہ اللہ کریم آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے قُربِ خاص سے نوازے

مجلس اور کارکنانِ تحریکِ جدید اِس جماعتی صدمہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت مرحوم کی بیگم صاحبہ، بیٹوں بیٹیوں اور تمام عزیزوں سے صمیم قلب سے تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور غمزدہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور انہیں مرحوم بزرگ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید)

خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے دروازے آج بھی کھلے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقفِ جدید کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے دروازے آج بھی اسی طرح کھلے ہیں جس طرح پہلے کھلے تھے مگر اس کے لئے ان قربانیوں کی ضرورت ہے جو پہلوں نے دیں اور پہلوں نے جو قربانیاں دیں جب ہم سوچتے ہیں تو ایک طرف تو ان پر رشک پیدا ہوتا ہے اور دوسری طرف دل سے ان کے لئے بے حد دعائیں نکلتی ہیں!"

(خطبہ جمعہ ۲ صلح ۱۳۵۵ ہش)

آپ بھی خدا تعالیٰ کے دئے ہوئے انعامات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پہلوں کی طرح قربانیاں دیں اور وقفِ جدید کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم کے وعدہ جات لکھوا کر یا ممکن ہو تو نقد ادائیگی فرما کر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔ و باللہ التوفیق۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

ملتان ڈویژن کی جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری
جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)
چوک نواں شہر ملتان۔ فون ۳۸۸۲ / ۷

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ
تیسرے مرحلہ کی وصولی ۲۰ مارچ ۱۹۷۷ء تک جاری رہیگی

تمام جماعت ہائے احمدیہ کے امراء اور صدر صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض جماعتوں اور افراد کی اس درخواست کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے تیسرے مرحلہ کی وصولی ۲۰ مارچ ۱۹۷۷ء تک جاری رہے۔ اس تاریخ تک جماعتوں میں ادائیگی کرنے والے وقت کے اندر ادائیگی کرنے والوں میں شمار ہوں گے۔ امراء اور صدر صاحبان تمام وعدہ کنندگان کو اس کی اطلاع کر دیں اور وصولیوں کے کام کو تیز کر دیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

جائیداد کے موصیوں کیلئے ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن $\frac{\text{۳۳ غ م}}{\text{۶۹-۵-۲۹}}$ کے تحت جن موصی احباب نے اپنی جائیداد کی قیمت تشخیص کروائی ہوئی ہے اُن کے لئے ضروری ہے کہ حصّہ جائیداد کی اقساط باقاعدگی سے ادا فرماویں۔ یہ خیال غلط ہے کہ آٹھ سال میں ادائیگی کرنی ہے جب چاہیں گے ادا کر دیں گے۔ اقساط کی ادائیگی میں بے قاعدگی یا کوتاہی کی صورت میں مجلس کارپرداز اِس سہولت کو واپس لے سکتی ہے اور اس صورت میں حصّہ جائیداد کو ادا کرنے کے لئے انہیں اپنی جائیداد کی قیمت ازسرِنو تشخیص کرانی ہوگی۔ لہٰذا تمام موصی احباب جنہوں نے اپنی جائیداد کی قیمت تشخیص کروائی ہوئی ہے کی خدمت میں گزارش ہے کہ جو اقساط ان کے ذمہ واجب الادا ہو چکی ہیں وہ فوری طور پر ادا فرماویں اور آئندہ اقساط باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کریں بصورتِ دیگر یہ سہولت اُن سے واپس لے لی جائے گی اور انہیں حصّہ جائیداد کی ادائیگی کے لئے جائیداد کی قیمت ازسرِنو تشخیص کرانی ہوگی اور نئی قیمت پر حصّہ جائیداد ادا کرنا ہوگا۔

(ناظم تشخیص جائیداد موصیاں صدر انجمن احمدیہ)

انڈونیشیا کے ایک مخلص احمدی کی وفات

انڈونیشیا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے ایک مخلص انڈونیشین احمدی محترم عزیز بیا صاحب جو عرصہ سے بیمار تھے جاکرتا میں وفات پا گئے ہیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم بیماری کی حالت میں ہی ۱۹۷۵ء کے جلسہ سالانہ میں اپنی اہلیہ، بہو اور بیٹے کے ساتھ ربوہ تشریف لائے تھے۔ بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ سلسلہ احمدیہ کے ساتھ نہایت اخلاص اور فدائیت رکھتے تھے۔ جماعت کے لئے مالی قربانی بہت کرتے تھے۔ اپنے پیچھے بیوہ، پانچ لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔ سب بچے شادی شدہ، صاحبِ اولاد اور مخلص احمدی ہیں۔

ان کی اہلیہ صاحبہ بھی مخلص احمدی ہیں۔ خاوند کی وفات سے وہ بہت غمگین ہیں۔ ان کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ (اہلیہ میاں عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا)

سیرۃ حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ ایم۔ اے

سیرۃ حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ ایم۔ اے مترجم قرآن مجید انگریزی کا مواد جمع کیا جا رہا ہے جو احباب مفید امور سے مطلع فرما سکیں وہ معرفت خدمتِ درویشان ربوہ خاکسار کو تحریر فرمائیں۔ بعض اور کتابیں بھی زیرِ تیاری ہیں احباب مہربانی کر کے دعاؤں سے بھی امداد فرمائیں۔

خاکسار ملک صلاح الدین
مؤلف اصحاب احمد۔ قادیان